رازداری

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خاموشی سے کسی کام سے بھیج دیا۔ کام میں دیر ہو گئی۔ جب آپ گھر آئے تو آپ کی والدہ نے پوچھا: بیٹا اتنی دیر تک کہاں تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کے لئے بھیج دیا تھا، اسی میں تاخیر ہو گئی۔ والدہ نے پوچھا کیسا کام تھا؟ حضرت انس نے کہا کہ امی جان! یہ ایک راز ہے۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔ یہ جواب سن کر حضرت انس کی والدہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے فرط مسرت میں کہا، شاباش بیٹا: رسول اللہ ﷺ کے راز کو ہر گز کسی پر ظاہر نہ کرنا (مسلم)

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر کا جب انتقال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی دوسری شادی کی فکر لاحق ہوئی۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی لڑکی کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا سوچ کر بتائیں گے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے کہا کہ ابھی شادی نہیں کرنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی معاملہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا۔ وہ خاموش رہے نہ ہاں کہا نہ نا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر کبیدہ خاطر بھی ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ سے نکاح کا پیغام دیا اور شادی کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے کہا۔ عمر! شاید میری خاموشی پر تم مجھ سے ناراض ہو گئے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں ایسا ہی تھا۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ وہ تمہاری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، اسی وجہ سے میں خاموش تھا ورنہ اگر آپ نہ کرتے تو میں کر لیتا۔ میں نے اس وقت مناسب نہیں سمجھا کہ حضور کے راز کو ظاہر کروں۔ (بخاری)

معاشرے کے استحکام کے لئے جہاں مضبوط بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے وہیں ایسی بہت سی بظاہر چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں جن کا التزام ضروری ہوتا ہے کیوں کہ ان کے اثرات بہت دور رس ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی راز داری کا معاملہ ہے، جس معاشرے میں اس کا خیال نہ رکھا جاتا ہو وہ آہستہ آہستہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

رازوں کی مختلف نوعیتیں ہوتی ہیں۔ اپنے اپنے دائرہ میں ہر ایک کی اہمیت ہے۔ ایک مسلم ہمیشہ رازوں کی حفاظت کرتا ہے۔ خواہ وہ اس کی اپنی ذات سے متعلق ہوں یا اس کے معاشرے سے۔ راز کی حفاظت شخصیت اور کردار کی پختگی کی ایک علامت

ہے۔ جو شخص اس صفت سے خالی رہا وہ لوگوں میں اپنا وقار کھو دیتا ہے۔ لوگ اس سے بچنے لگتے ہیں۔ راز دراصل امانت ہوتے ہیں۔ افشائے راز خیانت کی ایک قسم ہے۔ ظاہر ہے لوگ اپنی امانت کسی خیانت کرنے والے کے پاس کیوں رکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ» جب آدمی کسی سے کوئی بات کہے اور چلا جائے تو وہ بات اس کی امانت ہوتی ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو تیاری کا حکم فرماتے لیکن کب جانا ہے کہاں جانا ہے۔ اسے نہیں بتاتے تھے۔ دانا کہتے ہیں کہ جس نے اپنا راز ظاہر کر لیا گویا اس نے اپنا معاملہ خراب کر لیا اور جو اپنے راز چھپائے رہ گیا وہ اپنے معاملہ پر قابو یافتہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے کمزور آدمی وہ ہے جو اپنے راز کو راز نہ رکھ سکے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس نے اپنے راز کو چھپایا وہ ہمیشہ اپنے معاملہ کا مختار رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ راز تمہارا قیدی ہے اور جب تم اسے ظاہر کر دیتے ہو تو تم اس کے قیدی بن جاتے ہو۔

بعض لوگ جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو شروع کرنے سے پہلے ہی اسے دوسروں پر ظاہر کر دیتے ہیں حالانکہ آج کی اس مقابلہ کی دنیا میں انتہائی خاموشی سے اپنا کام کرنا چاہئے اور جب اس میں کامیابی ہو جائے تو لوگ خود بخود اس سے آگاہ ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہا: «اسْتَعِينُوا عَلَى إِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ، فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ» اپنے معاملات میں راز داری سے مدد لو کیوں کہ فطری طور پر ہر صاحب نعمت سے لوگوں کو خواہ مخواہ حسد ہو جایا کرتا ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

کچھ لوگوں کی یہ بھی عادت ہوتی ہے کہ اپنے گھر کے معاملات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں حتیٰ کہ میاں بیوی کے معاملات بھی۔ یہ دوستوں ساتھیوں کے ساتھ اکثر ہوتا ہے۔ حالانکہ اس سے خفت اور اپنے معاملات میں دوسروں کی دخل در معقولات کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اپنے گھریلو رازوں کی بھی حفاظت کرنی چاہئے۔ یہ بھی امانت داری کا تقاضا ہے۔ مسلمانوں کی کمزوریوں کو اچھالنا اور ان کی پردہ دری کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ایک مسلم کی روش پردہ داری اور ستر پوشی کی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سخت وعید سنائی ہے جو مسلمانوں کی پردہ دری کر کے ان میں برائیوں کو فروغ دیتے ہیں، فرمایا: ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ

يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ ﴾ (النور: ١٩) ترجمہ: "جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

کسی انسان سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کا سیدھا طریقہ یہ ہے کہ وہ جلد از جلد توبہ کر لے۔ اسے دوسروں کے سامنے بیان کرنا غیر مناسب ہے۔ اس سے اپنی سبکی کے علاوہ کچھ نہیں حاصل ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے گناہوں کا کھلے عام اعلان کرتے ہیں اور چل چل کر دوسروں سے بیان کرتے ہیں یہ دراصل گناہوں پر فخر کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہیں کو رسول اللہ ﷺ نے "مجاہرین" کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا المُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ المُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلاَنُ، عَمِلْتُ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ "میری امت کے سارے لوگ قیامت کے دن معاف کر دیئے جائیں گے سوائے مجاہرین کے۔ مجاہرہ یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور پھر صبح اللہ اس پر پردہ ڈالے رہے اور وہ خود ہی لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں نے رات یہ اور یہ کیا۔ اس نے رات اس طرح گزاری کہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی اور صبح کو وہ خود ہی اللہ کے ڈالے ہوئے پردہ کی پردہ دری کر ڈالے۔ (متفق علیہ)

راز داری کب جرم ہے:

یوں پردہ پوشی اور راز داری اچھی صفت ہے۔ لیکن بعض مواقع ایسے ہیں جہاں یہ جرم کے دائرہ میں آجاتی ہے۔ ایسی راز داری حرام ہے۔ مثلاً:

گواہی:

گواہی کا چھپانا جائز نہیں۔ گواہی ایک فریضہ ہے، اسے بحسن و خوبی ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ﴿٢٨٣﴾ ﴾ (البقرة: ٢٨٣) ترجمہ: "اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے"۔

خرید و فروخت:

آدمی اگر کوئی چیز بیچ رہا ہو تو اس کی پوری حقیقت خریدار کو بتا دینی چاہئے۔ مال میں عیب ہو اور اس کو چھپا لیا جائے، یہ صحیح نہیں ہے۔ اس سے تجارت کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا " خریدنے اور بیچنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ اگر انہوں نے سچائی پر مبنی لین دین کی تو ان کو برکت حاصل ہو گی اور اگر انہوں نے چھپایا اور فریب دیا تو برکت ختم ہو جائے گی۔ (بخاری)

علم:

علم کا چھپانا جائز نہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے جس کی سزا بہت سخت ہے۔ جو علم کو چھپاتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلۡهُدَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي ٱلۡكِتَٰبِ أُوْلَٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلۡعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ١٥٩ ﴾ (البقرة: ١٥٩) ترجمہ: "جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات چھپاتے ہیں دراں حالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی ہدایت کی رہنمائی کے لئے بیان کر چکے ہیں یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں"۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٤٢ ﴾ (لبقرة: ٤٢) ترجمہ: "باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» جس سے کوئی علم پوچھا گیا اور اس نے اسے چھپا لیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)